



سوال

(318) مسئلہ وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے والد گرامی فوت ہوئے، پسماندگان میں بیوہ، تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں، ان کا ترکہ دس مرلہ کا ایک مکان ہے، ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا، کتاب و سنت کی روشنی میں فتویٰ درکار ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ سب سے پہلے میت کے ترکہ میں سے اس کے کفن و دفن کے اخراجات نکالے جائیں پھر اس کے ذمے جو قرض ہے وہ اتارا جائے اور شرعی حدود میں بیٹے ہوئے اس کی وصیت کو پورا کیا جائے، اس کے بعد جو مال بچے اسے وراثت میں تقسیم کیا جائے۔ صورت مسئلہ میں میت کے ترکہ سے بیوہ کا آٹھواں حصہ ہے کیونکہ میت صاحب اولاد ہے اور بیوہ کا حصہ دینے کے بعد باقی ۸/۷ ترکہ اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ لڑکے کو ایک لڑکی سے دو گنا حصہ ملے۔ سہولت کے پیش نظر کل جائیداد کے چونسٹھ حصے کیے جائیں اور بیوہ کو آٹھ حصے، ہر لڑکے کو چودہ اور ہر لڑکی کو سات، ساتھ حصے دیے جائیں۔ درج ذیل صورت میں مکان کی مالیت کو تقسیم کر لیا جائے۔

بیوہ: ۸ لڑکا: ۳ لڑکا: ۳ لڑکی: ۳ لڑکی: ۳ لڑکی: ۳ کل: ۶۳

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4 - صفحہ نمبر: 291

محدث فتویٰ